روئیداد مناظرہ حیات عیسیٰ علیہ السلام

مناظر اسلام مولانا محمد رفیق سلفی راہوالی ... (مابین) ... مناظر مرزائیت مظفر درانی ربوہ

انگریز غلام ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں پر جھوٹی نبوت کی کاری ضرب لگانے کا فیصلہ کر چکا تھا منصوبہ مکمل ہو چکا تھا صرف اس شخص کی تلاش تھی جسے نبی بنانا تھا اور اس سے دعویٰ نبوت کرانا تھا انگریز نے ہندوستان سے اپنے چند اہم غداروں کو بلایا ایک خفیہ میٹنگ ہوئی انگریز نے انہیں جھوٹی نبوت کے سارے منصوبے سے آگاہ کیا اور انہیں ترغیب دی کہ ان میں سے کوئی شخص دعویٰ نبوت کرے یہ سن کر بڑے بڑے غدار کانپ اٹھے وہ فرنگی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے جناب ہم آپ کے غلام ہیں ضمیر فروش ہیں ملت فروش ہیں غیرت فروش ہیں ہم نے اپنی دھرتی ماتا کا خون پیا ہے ہم نے اپنے وطن کے مجاہدوں کو غلامی کی زنجیریں پہنائی اور اذیت ناک سزائیں دلوائی ہیں ہم نے آپ کو انتہائی سستے فوجی سپاہی بھرتی کے لئے دیئے ہیں لیکن اس کام کی ہم میں ہمت نہیں اس کے تصور سے ہی ہم جیسے بے ضمیر بھی لرز لرز جاتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے تخت ختم نبوت پر اپنے غلیظ قدم نہیں رکھ سکتے ہم محمد عربی ﷺ کے تاج ختم نبوت کو نوچ نہیں سکتے ہم قرآن وحدیث پر تحریف کی قینچی نہیں چلا سکتے ہمیں معاف کر دیجئے یہ کہہ کر بڑے بڑے غدار انگریز کے قدموں پر گر گئے اس صورت حال میں ایک کریہہ الصورت اور بھینگا شخص سینہ تان کر کھڑا ہوا اور انگریز سے کہا کہ جناب میں اس کام کے لئے حاضر ہوں جہاں ان غداروں کی غداریوں کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے میری غداری کی ابتدا ہوتی ہے اس کے بعد اس کریہہ الصورت شخص نے سر جھکائے غداروں کی طرف پلٹتے ہوئے پھنکار کر کہا صاحب بہادر یہ سب غدار تو ہیں لیکن ان میں سے کوئی نسلی غدار نہیں جبکہ میں ایک پکا نسلی اور خاندانی غدار ہوں مجھے غداری وراثت میں ملی ہے غداری میرے خون میں شامل ہے غداری میری گھٹی میں پڑی ہوئی ہے میرا سارا وجود غداری کی کمائی سے پلا ہوا ہے میرا باپ مرزا غلام مرتضیٰ ایک تاریخ ساز غدار تھا میرا بھائی مرزا غلام قادر غداروں کی پیشانی کا جھومر تھا ان کے مرنے کے بعد یہ خدمات اب میرے ذمے ہیں اور میں چوبیس گھنٹے آپ کے اشارہ ابرو پر حاضر ہوں۔

محترم قارئین آپ نے پہچانا یہ کریہہ الصورت اور بھینگا شخص کون تھا یہ فخر غداراں مرزا قادیانی تھا مرزا

قادیانی اس کے باپ اور اس کے بھائی نے ملت اسلامیہ کے ساتھ کیا کیا غداریاں کیں۔ مسلمانو! یہ خاندانی اور نسلی غدار آج بھی اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف پوری قوت سے مصروف ہیں اور یہ لوگ کلیدی اور حساس عہدوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ملک کو تاریک گڑھوں کی طرف لے جا رہے ہیں مسلمانو! ہر قادیانی کا مذہبی عقیدہ ہے کہ پاکستان ٹوٹ جائے گا اکھنڈ بھارت بنے گا اس لئے ہر قادیانی پاکستان کا غدار ہے ہر قادیانی کا وجود پاکستان کے لئے خطرہ ہے جب تک پاکستان میں قادیانی موجود ہیں۔

☆ پاکستان کو استحکام نہیں مل سکتا۔
☆ پاکستان میں امن وسکون قائم نہیں ہوسکتا۔
☆ پاکستان میں فرقہ واریت کی جنگ ختم نہیں ہوسکتی۔
☆ پاکستان میں اسلامی نظام قائم نہیں ہوسکتا۔
☆ پاکستانی بیرونی طاقتوں کے ہاتھوں کھلونا بننے سے نہیں بچ سکتے۔

کسی گاؤں کے کنویں میں کتا مر گیا لوگ گاؤں کے مولوی صاحب کے پاس آئے اور سارا ماجرا سنایا مولوی صاحب نے لوگوں سے کہا کہ کنوئیں کا سارا پانی نکال دو لوگوں نے سارا پانی نکال دیا پانی نکالنے کے بعد لوگ دوبارہ مولوی صاحب کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ ہم نے سارا پانی نکال دیا ہے اور کنوئیں میں جو نیا پانی آیا ہے اس میں سے یہ پیالا بھر کر آپ کے لئے لائے ہیں کہ سب سے پہلے آپ پانی پئیں اور اس کے بعد ہمیں پینے کی اجازت دیں مولوی صاحب نے پانی پینے کے لئے پیالہ منہ کے قریب کیا تو انہوں نے دیکھا کہ پیالے میں کتے کے بال تیر رہے ہیں مولوی صاحب نے پیالہ پرے رکھ دیا۔ اور لوگوں سے پوچھا کیا تم نے کنوئیں کا سارا پانی نہیں نکالا؟ سارا پانی نکال کر باہر پھینک دیا۔ سب نے جواب دیا۔ کتا کہاں پھینکا تھا؟ مولوی صاحب نے پوچھا۔ کتا تو کنوئیں میں ہی پڑا ہے کتے کے بارے میں تو آپ نے کچھ کہا ہی نہیں تھا سادہ لوح لوگوں نے جواب دیا۔ مولوی صاحب ان کی سادہ لوحی پر پیچ وتاب کھا کر رہ گئے۔ عزیز مسلمانو! انگریز جاتے ہوئے پاکستان کے کنوئیں میں قادیانیت کا کتا پھینک گیا ہے جس سے پورے ملک کی آب وہوا میں بدبو و تعفن پھیلا ہوا ہے ہم بار بار بدبو سے تنگ آ کر کنوئیں کا سارا پانی تو بار بار نکالتے ہیں لیکن قادیانیت کا کتا نہیں نکالتے ہم ہزار جتن کر لیں جب تک یہ کتا پاکستان کے کنوئیں سے نہیں نکلے گا پاکستان کی آب وہوا کبھی صاف نہیں ہوگی۔ آؤ مسلمانو! اپنے اتحاد کی

قوت سے اس کتے کو کنوئیں سے نکال کر برطانیہ کی گود میں پھینک دیں تاکہ کتا اپنے مالک کے پاس واپس چلا جائے اور ہم کتے کی نجاست سے بچ جائیں۔

جب سے کذاب قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس وقت سے لیکر آج تک علماء اہل حدیث باطل کے سامنے سینہ سپر ہیں اور اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اسی طرح جماعت کے نامور بزرگ عالم دین مناظر اسلام حضرت مولانا محمد رفیق سلفی صاحب جو کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع گوجرانوالہ کے سرپرست اعلیٰ ہیں موصوف کے کئی ایک مناظرے عیسائیوں' مرزائیوں اور بریلویوں' دیوبندیوں' اہل تشیع اور منکرین حدیث کے ساتھ ہو چکے ہیں آپ کا ایک مناظرہ جو کہ انہوں نے مرزائی مربی مظفر درانی کے ساتھ کیا تھا۔ اس مناظرہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں مولانا سلفی حفظہ اللہ نے مرزائی مربی کو شکست دیکر ایک ہزار روپے کا نوٹ جیتا تھا کیونکہ انعامی چیلنج تھا اور انعام بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے اس لحاظ سے یہ شکست مظفر درانی کی نہیں بلکہ مرزا قادیانی کی ہے۔ اس نوٹ کا نمبر C7794419 ہے اس مناظرہ کی روئیداد مولانا سلفی کی زبانی سنیئے (صاحبزادہ طیب شفیق سلفی)۔

مورخہ 12 جولائی 1992ء کو بعد نماز عشاء تقریباً پانچ آدمی جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

محترم غلام محمد بھٹی' ماسٹر محمد اشفاق' محمد مشتاق بادل' چوہدری سردار علی' چوہدری محمد شفیق ڈھلوں میرے پاس تشریف لائے فرماتے ہیں آج سے پہلے مرزائی مبلغ راہوالی میں آتے تھے تو ہم خود ہی ان کیساتھ گفتگو کرتے تھے مگر آج مرزائیوں نے ہمیں چیلنج کیا ہے کہ جس کو جی چاہے لے آؤ مناظرہ ہو جائے دلیل کے ساتھ جھوٹا' جھوٹا اور سچا' سچا ہو جائے میں نے دوستوں سے کہا کیا آپ نے ان سے موضوع طے تو نہیں کر لیا تو محترم مشتاق بادل نے فرمایا نہیں ہم نے کوئی موضوع طے تو نہیں کیا مگر ہم چاہتے ہیں کہ ختم نبوت کے موضوع پر بات ہو تو میں نے ان سے کہا جس موضوع پر مرزائی مربی کہے گا ان شاءاللہ بات ہو جائے گی دوستوں کو چائے وغیرہ پلائی اور خالی ہاتھ ان کے ساتھ چلا گیا۔ محلہ سلامت پورہ کی گلی نمبر 2 میں ایک پرائیویٹ سکول ہے جس میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ چار پائیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان میں مقامی بریلوی' شیعہ' دیوبندی اور اہل حدیث شامل ہیں کچھ خالی کرسیاں بھی موجود ہیں' جن پر ہم بیٹھ گئے ایک صوفے پر مقامی مرزائی مربی نصیر احمد اور ربوہ سے تیاری مناظرہ کیساتھ آئے ہوئے مربی مظفر درانی بیٹھے ہوئے ہیں۔ مظفر درانی نے مجھے صوفے پر بیٹھنے کی دعوت دی اور اصرار کیا میں نے کہا درانی صاحب میں نے جس

کیساتھ بات کرنی ہو جب تک اس کے سامنے نہ بیٹھوں تو مجھے بات کرنے کا مزہ نہیں آتا تو مظفر صاحب خاموش ہو گئے۔

میرے جانے سے پہلے مظفر صاحب کوئی بات کر رہے تھے بات مکمل ہونے پر کسی نے کہا بہت وقت ہو گیا ہے مناظرہ شروع کرنا چاہئے ساتھ ہی ایک مرزائی نے کہا مناظرہ شروع کرنے سے پہلے تعارف ضروری ہے ایک مرزائی نے مرزائی مربی مظفر درانی صاحب کا تعارف کروایا مگر اس نے تعارف میں بہت زیادہ مبالغہ کیا پھر ایک اہلحدیث صاحب نے میرا تعارف کروایا اس نے بھی مبالغہ آرائی سے کام لیا جس کو میں پسند نہیں کرتا محترم مشتاق بادل صاحب نے فرمایا۔شروع کرو ٹائم بہت گزر گیا ہے میرا خیال ہے کہ موضوع ختم نبوت ہو میں نے کہا اصول مناظرہ تو یہی ہے کہ ہم سوال کریں اور یہ جواب دیں چونکہ مظفر درانی صاحب راہوالی میں مرزائیوں کے مہمان ہیں اس لئے میں ان کو اپنا حق دیتا ہوں اب مظفر صاحب جہاں سے چاہیں جس مسئلہ سے چاہیں شروع کریں مسئلہ پاؤں کی طرف سے شروع کریں یا سر سے مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ مظفر صاحب چونکہ سپیشل تیاری کے ساتھ ربوہ سے تشریف لائے تھے بلکہ بلائے گئے تھے مرزائی مناظر نے بڑے جھومتے ہوئے اور بڑے ترنم کے ساتھ فرمایا حضرت مرزا صاحب نے آج سے ایک سو(100) سال پہلے ایک چیلنج کیا تھا آج تک کسی فرقے کے کسی عالم کو چیلنج قبول کرنے کی جرات نہیں ہوئی کہ چیلنج قبول کرلے اور اس کا جواب دے کر انعام حاصل کرے میں نے کہا درانی صاحب وہ چیلنج کیا ہے بیان کریں درانی صاحب کہنے لگے۔مولانا! چیلنج یہ ہے توجہ سے سنیں' کان کھول کر سنیں۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں صرف کے لحاظ سے باب تفعل ہو فاعل خود اللہ کی ذات ہو مفعول ذی روح ہو اور عبارت میں لفظ توفی ہو توفی کے **قبل و بعد لیل و منام** کا کوئی قرینہ نہ ہو جو کوئی قرآن سے یا حدیث وغیرہ سے اس لفظ توفی کا معنی عدم موت ثابت کر دے گا میں غلام احمد قادیانی اس کو مبلغ ایک ہزار روپے نقد انعام دوں گا۔

مولانا سلفی جواب دیں۔کریں ہمت۔ہم دیکھتے ہیں آپ ہمارے نبی کی بات کا جواب کیسے دے سکتے ہیں 100 سو سال سے لیکر تو کوئی جواب نہیں دے سکا چیلنج جوں کا توں محفوظ ہے۔میں نے کہا۔درانی صاحب! آج ان شاء اللہ آپ کے نبی کا چیلنج محفوظ نہیں رہے گا۔تو مرزائی مربی کہنے لگا مولانا جواب دیں کیوں جواب نہیں دیتے تو میں نے کہا۔درانی صاحب آپ صبر کریں مظفر صاحب آپ کو ابھی

جواب دوں گا آپ جلدی نہ کریں اور گھبرائیں بھی نہیں آج سے پہلے آپ کو مجھ جیسا سادہ مناظر کبھی نہیں ملا ہوگا۔ درانی صاحب! سنیں یہ آپ کے نبی کا انعامی چیلنج ہے اس کا جواب زرِضمانت کے بغیر نہیں دے سکتا جب پاکستان بنا تو مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ سونا کا ریٹ بیس پچیس روپے تولہ تھا آج مناظرہ کے دن ساڑھے تین ہزار روپے تولہ ہے آج سے 100 سال پہلے اگر دس روپے تولہ بھی ہو تو آج سے 100 سو سال پہلے ایک ہزار روپے کا سونا ساڑھے تین لاکھ روپے کا بنتا ہے لاؤ ساڑھے تین لاکھ روپے میز پر رکھو۔ آپ کا چیلنج منظور ہے۔ جواب دیتا ہوں مرزائی مناظر نے کہا مولانا یہ سراسر زیادتی ہے میں نے کہا ہاں یہ زیادتی مرورِ زمانہ کی وجہ سے ہے کیونکہ روپے کا معیار ہر دور میں سونا رہا ہے نکالو میز پر ساڑھے تین لاکھ روپے رکھو۔ معلوم ہوتا ہے آپ کو اپنے نبی کی بات پر اعتماد نہیں ہے ورنہ آپ کو کہنا چاہیے تھا کہ ہم پانچ لاکھ روپے زرِضمانت رکھتے ہیں ہمارے نبی کی بات کا کوئی جواب کیسے دے سکتا ہے؟ جب مرزائی مربی مظفر درانی جو تیاری کر کے مناظرہ کے لئے ربوہ سے آیا تھا جواب نہ دے سکا خاموش ہو گیا تو میں نے کہا سنو آپ کے ساتھ مناظرہ کرنے آیا ہوں ان شاء اللہ مناظرہ کر کے جاؤں گا اچھا درانی صاحب یہ تو بتاؤ وہ ایک ہزار روپے جس کا ذکر بقول آپ کے مرزا صاحب نے کیا ہے اس سے تو نہیں بھاگتے ہو اگر نہیں بھاگتے تو چلو ایک ہزار کا نوٹ میز پر رکھو۔ لو جی مولانا صاحب ہم ایک ہزار کا نوٹ میز پر رکھتے ہیں لو یہ ہے ایک ہزار روپے کا نوٹ میز پر آ چکا ہے دیکھ لو اب شرط پوری ہو چکی ہے آپ جواب دیں میں نے تمام حاضرین سے کہا سب توجہ دیں اور دھیان سے پہلے چیلنج سنیں تاکہ میری طرف سے جواب سمجھنا آسان ہو مظفر صاحب نے بات شروع کی اور کہا لوگو توجہ کرو اور سمجھو یہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی بات ہے جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات سے تھا ان کی بات کا جواب کون دے سکتا ہے مرزا صاحب فرماتے ہیں باب تفعل ہو فاعل خود اللہ ہو مفعول ذی روح زندہ ہو لفظ توفی ہو قبل بعد توفی لیل و منام کا لفظ یا قرینہ نہ ہو اس پابندی کیساتھ جو کوئی توفی کا معنی عدم موت قرآن سے یا حدیث سے نظم سے نثر سے لغات قدیمہ یا جدیدہ سے ثابت کرے اس کیلئے 1000 روپے کا نقد انعام ہے اب سلفی صاحب بنیں مرد میدان۔ کریں جرات۔ دیں جواب۔ مان جاؤں گا کہ آپ عالم دین ہیں اور مناظر اسلام ہیں۔

میں نے سب لوگوں کی توجہ دلا کر کہا کہ ہماری آج کی اس محفل میں اہلحدیث دیوبندی حضرات اور بریلوی بھائی اور شیعہ بھی موجود ہیں اور مرزائی بھی میں آج اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کیساتھ اس محفل

میں وہ آیت تلاوت کروں گا جو مرزائی عیسیٰ علیہ السلام کو فوت کرنے کے لئے ہر مجلس میں پڑھتے ہیں اور ترجمہ بھی غلام احمد قادیانی کا ہوگا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم O بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم و انت علی کل شیء شھید (سورۃ المائدہ' 117)

مظفر صاحب میں نے یہ آیت پڑھی ہے ذرا عینک صاف کر کے دیکھو اچھی طرح دیکھ لو کیا باب تفعل ہے فاعل خود اللہ تعالیٰ کی ذات کیا لفظ توفی موجود ہے مرزائی مناظر نے کہا نہیں نہیں آپ ترجمہ کریں میں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا جب تک آپ تصدیق یا تکذیب نہیں کریں گے میں اس سے آگے نہیں چل سکتا تو مرزائی مظفر نے تصدیق فرمائی کہ یہ آیت تو ضرور حضرت مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کی پابندیوں کے مطابق ہے تو اب مولانا ذرا ترجمہ کریں نا۔ تو میں نے کہا لو سنو! میں ترجمہ کرتا ہوں ''اور تھا میں ان کے اوپر گواہ جب رہا میں ان میں (فلسطین والوں میں) پھر جب تم نے مجھے فوت کر لیا پھر تھا تو ان پر نگہبان اور تو ہر چیز پر گواہ ہے'' تو میں نے کہا درانی صاحب کیا یہ ترجمہ درست نہ ہے؟ تو مظفر صاحب کہنے لگے ہاں ترجمہ تو ٹھیک ہے اس لئے کہ یہ ترجمہ حضرت مرزا صاحب کا ہے مولانا یہ ترجمہ تو ثابت کرتا ہے کہ حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں مولانا اس ترجمہ سے تو موقف میرا ثابت ہوا تو میں نے کہا درانی صاحب عدم موت معنیٰ ثابت کرنا میری ذمہ داری ہے یہ آپ کی سر درد نہیں آپ کیوں فکر مند ہیں درانی صاحب ایک مرتبہ پھر بتائیں کیا یہ ترجمہ درست ہے ہاں ہاں کیوں نہیں ترجمہ درست ہے اگر یہ ترجمہ درست ہے تو پھر سنو مرزا غلام احمد قادیانی اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں ''فلسطین میں جب یہودیوں نے حضرت مسیح کو سولی پر چڑھایا تو مسیح نے سولی سے نجات پا کر ہجرت کی۔ محلہ خان یار سری نگر کشمیر میں آ کر ٹھہرے 87 سال تک زندہ رہے طبعی موت فوت ہوئے لوگو محلہ خان یار سری نگر کشمیر میں جا کر مسیح کی قبر دیکھ لو'' یہ کس کتاب میں لکھا ہے حوالہ آپ کو نہیں بتاؤں گا اس لئے کہ تعارف میں آپ کی علمی قابلیت سنائی گئی ہے اس لئے قرآن پاک پڑھوں یا حدیث شریف یا کوئی مرزا صاحب کی بات پیش کروں آپ کو حوالہ نہیں عرض کروں گا ہاں اگر آپ کو پتہ نہ ہو تو آپ حوالہ پوچھ سکتے ہیں پھر بتا دوں گا ورنہ نہیں درانی صاحب آپ کے نبی غلام احمد قادیانی ادھر فلسطین میں توفی کا معنیٰ موت کرتے ہیں مسیح فلسطین میں فوت ہو گیا ہے

دوسری طرف مسیح علیہ السلام کی فلسطین سے ہجرت ثابت کرتے ہیں موت نہیں آج میں نے آپ سے دریافت کرنا ہے اور فیصلہ آپ سے لینا ہے کہ آپ کے نبی مرزا غلام قادیانی دونوں باتوں میں کس بات میں سچے ہیں؟ توفی کا معنی موت کرنے میں۔ یا عیسیٰ علیہ السلام کے ہجرت کرنے میں۔ میرے نزدیک تو ہر دو معنوں میں جھوٹے ہیں معنی موت میں بھی اور ہجرت میں بھی سنو سب لوگ سنو مرزائی ذرا زیادہ غور کریں کہ قبر قیامت کا مسئلہ ہے اگر حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام فلسطین میں فوت ہو گئے تھے تو پھر ہجرت کیسے ہوئی اگر ہجرت مان لی جائے تو توفی کا معنی موت عبث ہو جائے گا کیا فوت شدہ مسیح کی میت اٹھا کر کشمیر میں لائے تھے نہیں خود مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ مسیح علیہ السلام کشمیر میں 87 سال زندہ رہے طبعی موت فوت ہوئے پھر دفن ہوئے ان کی قبر یوز آصف کے نام سے مشہور ہے (اور کمال یہ ہے کہ مرزائی مناظر نے کوئی حوالہ مجھ سے طلب نہیں کیا عوامی استفادہ کیلئے درج کر دیتا ہوں اس مسئلہ کیلئے دیکھیں۔

1- کشتی نوح، 2- مسیح ہندوستان میں 3- تریاق القلوب 4- راز حقیقت کا حاشیہ یوز آصف کی قبر سے مشہور ہے صفحہ نمبر 144 نقشہ قبر صفحہ 171 پر موجود ہے۔

یہ تمام کتابیں مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف ہیں یہ تمام حوالے روحانی خزائین سے دیئے گئے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی پوری قوت لگانے کے بعد بھی حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ثابت نہیں کر سکتے بڑی کوشش کے بعد بھی کسی یوز آصف نام سے قبر فرما رہے ہیں معلوم ہوا کہ یہ قبر بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں ہے) تو قادیانی مناظر نے فرمایا مولانا آپ کج بحثی کر رہے ہیں یہ میری بات کا جواب نہیں ہے اس طرح تو بحث کے بہت سے دروازے کھل سکتے ہیں اگر دروازے کھل سکتے ہیں۔ تو میں نے کہا تو کھول کر دیکھ لیں ان شاء اللہ آپ کے کھولے ہوئے تمام دروازے بند کر کے ہی یہاں سے جاؤنگا۔ میں نے آپ کو مکمل جواب دے دیا ہے میری بات کا آپ کے پاس کوئی جواب نہیں اور نہ ہی آپ جواب دے سکتے ہیں آپ میں مجھے جواب دینے کی سکت ہی نہیں ہے تو مرزائی مربی نے کہا مولانا صاحب لو میں جواب دیتا ہوں۔

صحیح بخاری شریف کی کتاب التفسیر اسی آیت جو آپ نے پڑھی ہے وکنت علیھم ...... الخ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ اے میرے صحابہ اگر اللہ نے مجھ سے یہ پوچھا

کہ آپ کی امت جہنم میں کیوں گئی تو جو (اللہ) عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھ سکتا ہے وہ مجھ سے بھی پوچھ سکتا ہے۔تو میں وہی جواب دوں گا جو عیسیٰ علیہ السلام نے دیا۔**و کنت علیھم شھیدامادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم و انت علی کل شی ء شھید** ۔مولانا کیا آپ یہاں بھی ترجمہ موت ہی کریں گے۔آگے سنیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نہیں بلکہ عبداللہ بن عباس۔اس پر مرزائی مناظر نے کہا سوری میں بھول گیا ہوں۔واقعی عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں۔میں نے کہا کوئی بات نہیں میں بھی بھول سکتا ہوں یہ کوئی گرفت والی بات نہیں ہے آپ بات کریں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ تو مرزائی مناظر نے کہا میں یہ کہنا چاہتا ہوں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو فرمایا **انی متوفیک ای ممیتک** میں تجھے فوت کرنے والا ہوں اے عیسیٰ

مظفر درانی صاحب آپ کی دونوں دلیلیں سن کر مجھے بہت دکھ ہوا ہے۔آپ کا تعارف کروانے والے شخص نے بہت زیادتی کی ہے بہت جھوٹ بولا ہے۔آپ کو تو قرآن بھی نہیں آتا۔کہنے لگا مولانا زیادتی نہ کریں مجھے قرآن منطق‘ فلسفہ‘ صرف ونحو وغیرہ سے یاد ہے۔مربی صاحب آپ کو قرآن نہیں آتا اگر آپ قرآن مجید کو جانتے ہوتے تو مربی صاحب آپ زہر کھا کر مرتو ضرور جاتے یہ حدیث شریف اور یہ قول حضرت ابن عباسؓ کبھی میرے سامنے پیش نہ کرتے۔

اب سنو! مجھ سے کہ آپ کو قرآن پاک نہیں آتا۔رسول اللہ ﷺ **فداہ ابی و امی و نفسی و مالی و کل شیء ماعندی** کے دل میں خیال آیا کہ جو اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پوچھ سکتا ہے وہ مجھ سے بھی پوچھ سکتا ہے۔ہاں میرے صحابہ اگر اللہ نے یہ سوال کیا تو میں بھی یہی جواب دوں گا جو عیسیٰ علیہ السلام نے دیا۔مربی مرزائی صاحب اب آپ کو پہلے پارے کی ایک آیت سناتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

انا ارسلنک بالحق بشیرا ونذیرا ولاتسئل عن اصحاب الجحیم (البقرہ119)

ترجمہ؛ بشیر الدین محمود تمہارا خلیفہ دوم ’’ہم نے تجھے یقیناً خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا حق کے ساتھ بھیجا ہے اور دوزخیوں کے متعلق تجھ سے کوئی باز پرس نہ کی جائے گی۔‘‘

اس آیت کریمہ اور ترجمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اے پیارے نبی آپ کو یہ کیسا خیال آ گیا۔آپ کے یہ بات شایان شان ہی نہیں کہ آپ کو دوزخیوں کے بارے میں سوال کیا جائے۔یہ

پہلے پارے کی آیت ہے مربی صاحب اب بتاؤ کیا آپ کو قرآن آتا ہے۔آپ کو تو پہلا پارہ ہی نہیں آتا۔ باقی رہا حضرت ابن عباسؓ کا قول مجھ سے سنیں آپ تو کتب تاریخ سے بھی عاری اور ناواقف ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ 571ء میں پیدا ہوئے۔چالیس برس عمر مبارک پوری ہونے پر وحی ہوئی نبوت نازل ہوئی۔13 سال آپ مکہ میں رہے اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرتے رہے اور دس سال مدینہ شریف میں گذارے اور رحلت فرمائی گویا حضرت ابن عباسؓ **رفع عیسیٰ الی السماء** کے تقریباً 620 سال بعد کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان **انی متوفیک** کا مطلب ہے ممیتک کہ اے عیسیٰ (ابن مریم) میں تجھے فوت کرنے والا ہوں گویا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدائش سے 600 سال تک ابھی مارا ہی نہیں ہے۔ درانی صاحب آپ کو تو ہمارے شاعر کے برابر بھی علم نہیں ہے۔ ہمارے شاعر جناب حضرت مولانا امام الدین صاحب فرماتے ہیں۔

موت دے معنے جے کریئے پیاریا
فیروی عیسیٰ تائیں کسے نہیں ماریا
ماراں گا تینوں آیا صیغہ مضارع
فیروی عیسیٰ مردا نائیں

مظفر درانی صاحب سنو اور غور کرو آپ کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے جناب عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت کا ذکر کر کے موت کا معنی واپس لے لیا ہے۔

سنو! سب حاضرین باب **تفعل** ہے فاعل خود اللہ کی ذات ہے مفعول ذی روح خود عیسیٰ علیہ السلام لفظ **توفی** پہلے اور بعد میں **لیل و منام** کا کوئی قرینہ نہیں ہے اور معنی بھی آپ کے نبی غلام احمد قادیانی کے قلم سے عدم موت ثابت ہو گیا۔ بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت کی بجائے ہجرت ثابت ہوئی۔

مظفر درانی صاحب اب آپ میری بات کا جواب دیں یا پھر یہ ایک ہزار کا نوٹ خود اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھے دیں تاکہ میں جاؤں اس لئے کہ میں نے اپنا کام کر دیا ہے۔ اللہ کے فضل سے مظفر صاحب اب بتاؤ کیا یہ چیلنج محفوظ ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ آج کے بعد آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مرزا صاحب کا کوئی چیلنج محفوظ ہے اگر غلام احمد قادیانی کا کوئی اور چیلنج ہو تو لاؤ تاکہ ابھی اس کا قلع قمع کر دیا جائے۔

اب مرزائی مربی مظفر درانی صاحب کی حالت صم بکم عمی کی سی ہوگئی تو میں نے کہا درانی صاحب میری ایک رائے ہے کہ آپ ہجرت کا انکار کر دیں تو آپ کا ایک ہزار روپیہ بھی بچ جائے گا اور معنی بھی موت ثابت ہو جائے گا۔ مظفر صاحب نے فرمایا مولانا جواب یہ نہیں ہوسکتا۔ اتنی دیر میں ایک نوجوان جو مرزائی تھا اس کا نام شاہد ہے وہ کہتا ہے مولانا صاحب مجھے پانچ منٹ ٹائم دیں۔ ایک مرزائی نے کھڑے ہو کر کہا بیٹھ جاؤ۔ مولانا صاحب کے سامنے اتنے پڑھے لکھے مربی کو کچھ نہیں آیا تو تُو کیا کرے گا۔ تو میں نے کہا یہ شاہد لڑکا آپ کا نوجوان ہے۔ یہ آپ کی بات کریگا۔ میری بات تو نہیں کرے گا۔ اس کو بات کرنے دیں۔ تو اس لڑکے نے کھڑے ہو کر کہا۔ مولانا صاحب ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے یہودیوں نے مسیح کے گلے میں پھندا ڈالا اور وہ کہیں غافل ہو گئے مسیح نے کوشش کر کے اپنے گلے سے پھندا اتار دیا اور ہجرت کر لی۔ میں نے کہا شاباش بہت اچھا بیٹے یہی بات آپ کے مربی صاحب کو تو کچھ سمجھ میں نہیں آتی اور نہ ہی آپ کے مرزا صاحب کو آئی ہے۔ مظفر درانی صاحب یہ آپ کا بچہ ہے جو کہہ رہا ہے فلسطین میں موت واقع نہیں ہوئی۔ اس کا تم جواب دو اور یہ نوٹ مجھے خود اٹھا کر دو۔

ہمارے ایک ساتھی مشتاق بادل صاحب کہنے لگے۔ سلفی صاحب! آپ ان کو یہ نوٹ چھوڑ نہیں سکتے۔ میں نے کہا نہیں اس لئے کہ میں نے آج اللہ کے فضل و رحمت سے غلام احمد قادیانی سمیت پوری امت مرزائیہ کو فتح کیا ہے۔ اس لئے میں یہ نوٹ نہیں چھوڑ سکتا۔ ہاں ایک صورت ہے کہ اس وقت ایک، دو، تین مرزائی کھڑے ہو کر کہیں کہ بات ہماری سمجھ میں آ گئی ہے۔ ہم نے غلام احمد قادیانی کو چھوڑ دیا ہے اور آج کے بعد ہم مسلمان ہیں مرزائی نہیں۔ تو میں ہزار روپے چھوڑ دوں گا۔ مشتاق صاحب نے فرمایا مولانا یہ نوٹ میں اپنی جیب میں ڈال لیتا ہوں اور اس کی ضمانت دیتا ہوں یہ نوٹ آپ کا ہے فکر مت کریں۔ لیکن آپ ان کو سوچنے کا موقع دیں کہ ان میں سے کوئی مسلمان ہوتا ہے یا ہزار روپیہ دیتے ہیں؟ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ چار دن کی مہلت دیتا ہوں آپ ضامن ہیں۔ ٹھیک چھ دن بعد جا کر مشتاق بادل صاحب سے معلوم کیا کہ کیا فیصلہ ہوا ہے۔ کوئی مرزائی مسلمان ہوتا ہے یا ہزار روپیہ دینا ہے تو بادل صاحب نے یہ کہہ کر ہزار روپیہ کا نوٹ میرے حوالے کیا کہ وہ مسلمان ہونے کے لیے تیار نہیں تو میں نے وہ ان سے نوٹ وصول کر لیا۔ جس پر انہوں نے انعام کا لفظ لکھ کر دستخط کیے ہیں۔ اس کی کاپی میرے پاس محفوظ ہے۔